السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل جواب کیا درست ہے؟

اور اس مسئلہ کے بارے میں دارالعلوم کراچی کا کیا موقف ہے؟

سوال: ایک شخص نے اپنی زندگی میں اپنے وصیت نامہ میں لکھا ہے کہ میرے انتقال کے بعد میری تمام جائداد میرے لڑکوں کو ملے گی اب باپ کے انتقال کے بعد بہنوں نے اپنے بھائیوں کے سامنے یو کہا کہ باپ کی جائداد میں ہمیں کچھ نہیں چاہیئے تو کیا اس طرح وصیت نامہ کے مطابق بیٹوں کے ساتھ بیٹیوں کو بھی حصہ ملے گا کہ نہیں اگر ان کو حصہ ملتا ہے تو بھائیوں کو اپنے حق کا مالک بنانے کے لئے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟

برائے مہربانی جواب دے کر شکریہ کا موقع دے۔

الجواب وباللہ التوفیق، حامداً ومصلیاً ومسلماً:

جب بیٹیاں باپ کی وصیت پر دل سے راضی ہیں، تو یہ وصیت بیٹوں کی حق میں نافذ ہو جائے گی، اور بیٹے کل جائداد کے مالک ہوں گے، بیٹیوں کو اپنا حق چھوڑنے کے لئے کوئی عمل نہیں کرنا پڑے گا، بس ان کی رضامندی ہی کافی ہے.

فَإِنْ أَجازَ بَقِيَّةُ الوَرَثَةِ فَقَدِ اخْتَلَفَ الفُقَهاءُ فِي صِحَّةِ الوَصِيَّةِ فَذَهَبَ جُمْهُورُ الفُقَهاءِ (الحَنَفِيَّةُ والمالِكِيَّةُ والشّافِعِيَّةُ فِي الأَظْهَرِ والحَنابِلَةُ فِي المَذْهَبِ) إلى أَنَّ الوَصِيَّةَ صَحِيحَةٌ لِحَدِيثِ: لا وَصِيَّةَ لِوارِثٍ إلّا أَنْ يُجِيزَ الوَرَثَةُ«.

ولِأَنَّهُ تَصَرُّفٌ صَدَرَ مِن أَهْلِهِ فِي مَحَلِّهِ فَصَحَّ كَما لَوْ أَوْصى لِأَجْنَبِيٍّ.

(موسوعۃ الفقهية الكويتية، ۴۳/۲۴۶)

واللہ اعلم بالصواب

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۲۲۸۹
مورخہ

انتقال کے وقت انکے

الجواب حامداومصلیا

واضح رہے کہ ورثاء کے حق میں کی گئی وصیت کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر والد کے سارے ورثاء عاقل وبالغ ہوں، اور حاضر ہوں، اور وہ بخوشی ورضا اس وصیت نامہ کو نافذ کرنا چاہیں، تو اس کے مطابق عمل کرنا درست ہے، اور اگر ورثاء میں کوئی نابالغ یا مجنون ہو یا کوئی وارث غائب ہو، یا ورثاء اس وصیت پر راضی نہ ہوں تو اس صورت میں مذکورہ وصیت کے مطابق عمل کرنا درست نہیں، بلکہ والد صاحب کے ترکہ میں شامل ہوکر شرعی اصولِ میراث کے مطابق تمام ورثاء میں تقسیم ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم

عصمت اللہ عصمہ اللہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴

۳/ ۱۱/ ۱۴۴۲ھ

۱۴/ ۰۶/ ۲۰۲۱ء

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۴۲/۲۲۸۹

۵/ ۱۱/ ۱۴۴۲ھ

۱۶/ ۶/ ۲۰۲۱

الجواب صحیح

مفتی بجامعۃ دار العلوم کراچی

۴/ ۱۱/ ۱۴۴۲ھ

مفتی